ا پنی مددآپ (سرسیداحدخان مشار) مشکل الفاظ و تراکیب کی تفهیم



	الفاظ
ده آزمایا بوا، تربیت ثابت شده، مجرب	آ زموده
به قول، کهاوت، بامعنی اورخردمندانه جمله	مقولبه
ن وهلوان مراد ہے، سکیل، پانی کی گہر اِئی مایخ کا پیا	پنسال
غيرشائسة،غيرمهذب،بدسليقه	اكور
غال مشاغل، كام	شغلاشغا
كلّا برگزنهيس، بالكل نهيس، حرف انكار	حاشاوكلّا
نیال بنیاد، فرضی چیز، خیالی بات	فانوس خيا
انوں وہ فانوس جس کے کاغذیر بنی ہوئی تصویروں کاعکس	كاغذى فانو
راہ نما، پیغمبر جن کے بارے میں روایت ہے کہ	خفز
עבייט-	
كن آئر ليند كامفكر وفلفي	وليم ذراكر
آئر لینڈ کا دارالحکومت ہے	ۇ بلن
ری ہاتھ سے بنے ہوئے شاہ کار/اشیا	دست کار
مدایت دینے والا ، راہ نما	بادی
	پُرکھوں
نسلول	پشتوں
ننج خزانے پرسانپ،اس کنوس کے متعلق کہاجا تاہے	مثل سرسمنج
	مسكين
	تعليمنفسي

(برز 2007,08,10,11,19,22)

غلاصه:

مصلح قرم نشر کا استان کا استان کا استان کا اصابی استان کا اصابی کا کا

تعمون ہے، ن مار پی مدرا پ سے مصام رادن اورو مارسد کا موارے کی سیار اگرا گا ہے۔
در در در در در ایسان کا کا کا گا ہے۔

''خداان کی مدد کرتا ہے جوآپ پی مدد کرتے ہیں''۔یایک آز مایا ہوا بہترین مقولہ ہے۔اس چھوٹے سے جملے میں انسانوں ہو مول اور نسلوں کا تجربہ جمع ہے۔ کسی انسان کی ترقی کی بنیاد در حقیقت اپنی مدد آپ پر ہے اور جب بہی جذبہ بہت سار بے لوگوں میں پایا جائے تو تو می ترقی ، طاقت اور مضبوطی کی بنیاد بن جاتا ہے جب کہ کسی گروہ یا شخص کے لیے کچھ کیا جائے تو اس میں اپنی مدد آپ کرنے کا جوش کم ہوجا تا ہے بلکہ اپنی مدد آپ کی ضرورت بھی اس کے دل سے مٹتی جاتی ہے اور تجب پوری قوم اس خو بی سے محروم ہوجائے تو وہ دوسری قوموں کی نظر میں ذکیل اور کیا جائے تو انسان کی اصل چک دمک اس کی عزت ہے اور جب پوری قوم اس خو بی سے محروم ہوجائے تو وہ دوسری قوموں کی نظر میں ذکیل اور بے عزت ہوجاتی ہے۔ فطرت کا اصول ہے کہ جبیبا مجموعہ قوم کے چال چلن کا ہوتا ہے اس کے مین مطابق اس کے قانون اور حکومت ہوتی ہے۔ چناں چہ جائل رعایا پرا کھڑ حکومت کرنی پڑتی ہے۔

تمام تجربوں سے ثابت ہواہے کہ کسی ملک کی خوبی اور بہتری کا انتصاراس کی حکومت پرنہیں بلکہ رعایا کے جیال چکن ، اخلاق ، عادات ، تہذیب اور شائشگی پر ہے۔اس لیے کہ قوم شخصی حالتوں کا مجموعہ ہے اوراس قوم کی تہذیب در حقیقت ان مردوں ، عورتوں اور بچوں کی شخصی ترقی ہے ح

جن ہے وہ قوم بی ہے۔

قو کی ترقی شخصی محنت بیخصی عزت بیخصی عزت بیخصی ایمان داری اور شخصی مهدر دی کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اسی طرح قو می تنزل شخصی سستی بیخصی ہے در تقیقت کی شخص کی اپنی آ دارہ زندگی کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم شخصی ہے ایمانی اور شخصی خود غرضی کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ناتہذی جو معاشر تی برائی ہے در حقیقت کی شخص کی اپنی آ دارہ و جائے گی۔ اس کا حل سے ہے ایک کسی برائی کو دبانے سے ختم کرڈ الیس تو بین تا میکن ہے۔ اس طرح وہ برائی کسی اور حقیقت کسی کسی اور حجائے گی۔ اس کا حل سے ہے محدر داور خیر خواہ ہیں تو غور سیجے کہ آپ کی قوم کی شخصی زندگی اور شخصی چاہیں کسی حالتوں کو ترقی دی جائے۔ اگر آپ اپنی قوم کے سیچ ہمدر داور خیر خواہ ہیں تو غور سیجے کہ آپ کی قوم کی شخصی زندگی اور حیال کسی میں میں ایک ہوں میں اور چاہو سی کسی انتظامی اصلاح کے کہ کوئی اور شخصی یا قوم ہماری مدد کرے اور ہماری اصلاح کر دے ، خام خیالی ہے۔ جوقو میں اندرونی طور پرغلام ہوتی ہیں ، کسی انتظامی اصلاح کے ذریعے آخصیں درست نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے کہ بیرونی انتظامی تبدیلیاں محض فا نوسِ خیال خاب ہوتی ہیں۔

ہم اس آس پر بیٹے رہتے ہیں کہ کوئی خطر ملے۔ حالاں کہ اس طرح سوچنا قوت کی پرستش ہے اور اس کے نتائج انسان کو تھے بنادیے ہیں۔ یہ رویہ آوی کوانسان پرست بنادیتا ہے اور اس کی دلی آزادی ہر بادہ وجاتی ہے۔ بہترین اصول ہیہ ہے کہ دنیا کی تمام معزز قوموں نے اپنی مدد اس پر پھل کر کے عزت پائی ہے۔ جب ہم اس حقیقت کی اہمیت کو سیجھے لگیس گے تو دوسروں کی مدداور بھرو ہے پر انحصار کر نابالکل چھوڑ دیں گے۔ انظامی بختی اور قوانین میں تبدیلی کے ذریعے بہتری کی امیدلگا نا بھی ایک غلط رویہ ہے۔ درست راستہ یہ ہے کہ جس کے بارے میں آئر کینڈ کے خیر فواہ ولیم ڈراگن نے اشارہ کیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ استقلال اور محنت کا میابی کا بڑا ذریعہ ہو اور ہماری آزادی کا انحصار خود ہماری جدوجہد پر ہے۔ انسانی تاریخ پر نظر دوڑانے سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ نسل درنسل انسانی تجربات کے بعد موجودہ ترقی اور کا میابی حاصل ہوئی ہے۔ اس لیے گزشتہ نسلوں کے تجربات سے منصرف فائدہ اٹھا تا موری ہے بلہ خود بھی اپنے علم اور ہنر کے ذریعے اس میں اضافہ لازم ہے۔ زبانی تلقین کا وہ اثر نہیں ہوتا جو ملی مثال کا ہوتا ہے۔ اس لیے تحقی چال جات ہے کہ وہ دوسروں کی زندگی میں آ ہستہ آ ہستہ آ ہستہ راستہ کرجاتا ہے۔ یہ وہ وہ راس کی زندگی میں آ ہستہ آ ہستہ آ ہستہ راستہ کرجاتا ہے۔ یہ علم ہے جوانسان کوانسان بنا تا ہے۔ اس لیے عزب سے ماصل ہوتی ہے۔ یہ انسان کوانی عاقب سنوار نے کے قابل بنادیتا ہے۔ یہ وہ کہ کہ خور کی سے نہیں سیما جاسکتا بلکہ مشاہدے سے حاصل ہوتی ہے۔ یوں سوائے عمریاں وہ اڑ نہیں کرسکتیں جوعمہ چال چلن سے ہوسکتا ہے اور بہی مملی تعلیم سے نہیں سیما جاسکتا بلکہ مشاہدے سے حاصل ہوتا ہے۔ یوں سوائے عمریاں وہ اڑ نہیں کرسکتیں جوعمہ چال چلن سے ہوسکتا ہے اور بہی ملی تعلیم اللہ کی ساتھ کیا تعلیم

انسان کومعزز بناتی ہے۔

پیرا گراف کی تشریح

اقتباس: "بڑاسچا مسئلہ اور نہایت مضبوط جس سے زیادہ دنیا کی معزز قوموں نے عزت پائی ہے وہ اپنی آپ مدد کرنا ہے۔ جس وقت لوگ اس کو انجھی طرح سمجھیں گے اور کام میں لاویں گے تو پھر خضر کو ڈھونڈ نا بھول جاویں گے۔ اور وں پر بھروسے اور اپنی مدد آپ، بیدونوں اصول ایک دوسرے کے بالکل مخالف ہیں۔ بچھلا انسان کی بدیوں کو برباد کرتا ہے اور پہلاخود انسان کو"

حواليرمتن: - سبق كاعنوان: الني مدرآب مصنف كانام: سرسيداحم خان المله

سیاق وسباق: انفرادی اوراجتا می ترق کی بنیاد' اپنی مدد آپ' کے اصول پر قائم ہے۔ اگر کوئی شخص یا قوم دوسروں کی مدد کی امید پر پیٹھی رہے تو ہمیشہ ذلیل درسوا ہوتی ہے۔ قانون قدرت ہے کہ جیسی عوام و لیں حکومت ہوتی ہے۔ قومی ترقی شخص خوبیوں اور قومی تنزل شخص خامیوں کا مجموعہ ہے۔ لہذا قوم سے ہمدردی کا نقاضا ہے کہ ہم اپنی شخص اصلاح پر توجہ دیں۔ اصل غلام وہ ہے جو بداخلاقی اور خود غرضی کا غلام اور قومی ہمدردی سے بے پروا ہے۔ ولیم ڈراگن کے مطابق دنیا کی ترقی یافتہ قوموں نے محنت اور استقلال کی بدولت ہی عزت حاصل کی۔ قومیں نسل درنسل محنت کی بنیاد پر آگے ہو حتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اس ترقی میں مزید اضافہ کریں اور ترقی یافتہ حالت میں آئندہ نسلوں کے حوالے کریں۔ انفرادی کردار کا دوسروں پر بہت اثر ہوتا ہے اور یہی وہ مملی تعلیم ہے جو انسان کو قابل عزت بناتی ہے۔

تشرق: سرسیداحدخان اسیم کا شاراردوادب کے ارکانِ خمسہ میں ہوتا ہے۔ وہ سلح قوم، نثر نگاراور ماہر تعلیم تھے۔ سبق اپنی مدد آپ ان کا اصلاحی مضمون ہے جس میں اپنی مدد آپ کے تحت انفرادی اور قومی زندگی سنوار نے کی اہمیت کواجا گر کیا گیا ہے۔ اس

زیرِتشریخ نثر پارے میں مصنف کہتے ہیں کہ انسان جس حالت میں ہوتا ہے اس میں بہتری چاہتا ہے۔انسانی ترقی کاراز اس تلاش و جتبو میں ہے۔ بہتری کی خواہش انسان کومل پراکساتی ہے۔لیکن انسان کوملتا وہی کچھ ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے۔ یہ اصول اجتماعی سطح پر بھی اسی طرح سیجے ہے جس طرح انفرادی سطح پر۔ دنیا میں جتنی ترقی یا فتہ قو میں موجود رہی ہیں یا اب بھی موجود ہیں ان کی بیتر قی کسی مجزے کا نتیجہ نہیں بلکہ ان کی ان تھک محنت کا کیمل ہے۔انسانی ترقی کی تاریخ در حقیقت انسانی محنت کی تاریخ ہے۔ارشادر بانی ہے:

''انسان کے لیےوہی کچھ ہےجس کی وہ کوشش کرتا ہے۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ بن نوع انسان نے شروع میں پہاڑوں کے غاروں اور کھوؤں میں اور جنگلات میں زندگی کا آغاز کیا۔ پھر کے اوزار بنائے ، پھر آگ دریافت ہوئی تو رفتہ رفتہ انسان نے دھاتوں کا استعال بھی سیکھ لیا۔ کھیتی باڑی کرنا آیا تو انسان بستیاں بسا کررہنے لگا۔ یوں تہذیب و تہدن کی داغ بیل پڑی اور پھر صنعتی انقلاب نے تو انسانی ترقی کی رفتار کو انتہائی تیز کر دیا۔ لیکن اس ارتقائی عمل میں تاریخ گواہ ہے کہ وہی تو میں عزت و وقار حاصل کرسکیں جو محنت کرنے کی عادی تھیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ بھی انھیں کی مدوکرتا ہے جواپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ ارشادر بانی ہے: قومیں عزت و وقار حاصل کرسکیں جو محنت کرنے کی عادی تھیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ بھی انھیں کی مدوکرتا ہے جواپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ ارشادر بانی ہے: کہ وہ خوداینی حالت بدلے۔''

کسی بھی فردیا قوم کی عزت اور وقاراتی وقت برقرار رہ سکتا ہے جب وہ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔اسے اپنی ضرورت کو پورا
کرنے کے لیے کسی کامختاج نہ ہونا پڑے کسی کے سامنے جھکنا نہ پڑے کیوں کہ جب کوئی فردیا قوم کسی کے سامنے دامن ضرورت پھیلاتی ہے تو اس
کا جسم ہی نہیں جھکتا اس کی روح بھی دوسروں کی غلام بن جاتی ہے۔اس کی عزت ،غیرت اور حمیت سب پچھ چھن جاتا ہے۔سرسیدا حمد خان ان اسلامی موقف سے ہے کہ اگر کسی قوم پر اپنی مدد آپ کے اصول کی خوبیاں واضح ہو جا ئیں تو پھر وہ قوم کسی خصر کا انتظار نہیں کرتی ۔ سی غیبی مدد کی آرز ونہیں
کرتی ۔ وہ بھی پہیں سوچتی کہ کوئی دوسر ا آکر ان کی مدد کر جائے یاان کے کام کر جائے ۔ کیوں کہ دوسروں پر انتظار کرنا ، دوسروں کی مدد پر بھروسا

کر کے بیٹھ جاناانسان کو بے مل بنادیتا ہے اور بے ملی ہمیشہ زوال کا سبب بنتی ہے۔ گویا پی مدد آپ اوراوروں پر بھروسا کرنا یہ دونوں اصول ایک دوسرے کے برعکس یا مخالف ہیں۔ اگر انسان اپنی مدد آپ کا اصول اپنا لے تو انسان کی خامیاں ، اس کے نقائص اور اس کی برائیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ وہ مل کی بھٹی سے کندن بن کر نکاتا ہے۔ وہ اپنی قوت بازو پر اعتماد کر کے ناممکن کوممکن بنانے کی سعی کرتا ہے۔ وہ اپنی خامیوں کو دور کرتا ہے۔ اپنی اصلاح کرتا ہے۔ دوسری طرف اگر انسان دوسروں پر بھروسا کر کے بیٹھ جائے تو تباہ و برباد ہوجا تا ہے۔

تمہیں اپنی مشکل کو آساں کرو گے تمہیں درد کا اینے درماں کرو گے

زندگی کے ہر کھے کے ساتھ انسان پر کچھ ذمہ داریاں عاکد ہوتی ہیں۔اگریہ پوری نہ ہوں تو آنے والے وقت میں نئی ذمہ داریاں انسان کوآ گھیرتی ہیں یوں بے مل انسان کے پاس پچھتاوے کے علاوہ کچھنیں رہتا۔ علاوہ ازیں دوسروں کی مدد پر انحصار کرنا بتا تا ہے کہ ایسے انسان میں خوداعتادی کا فقدان ہے۔اگر قوم کا ہر فردمختی ہو،اپنی عزت نفس کا خیال رکھتا ہو،اپنے فرائض دیانت داری سے انجام دیتا ہو، تو م کے لیے ہمدردی کا جذبہ رکھتا ہوتواس کا لازی نتیجہ ترقی ہوگا۔

ا قتباس: ''اے میرے عزیز ہم وطنو!اگر بیرائے سے جو اس کا نتیجہ ہے کہ قوم کی تچی ہمدر دی اور تچی خیرخواہی کرو فیور کرو کہ تھاری قوم کی شخصی زندگی اور شخصی چال چلن کس طرح پرعمرہ ہوتا کہ تم بھی ایک معزز قوم ہو۔ کیا جوطریقہ تعلیم وتربیت کا ،بات چیت کا وضع ولباس کا ،سیر سپاٹے کا شغل اشغال کا ہمھاری اولا دکے لیے ہے ،اس سے ان کی شخصی چال چلن ،اخلاق وعادات ، نیکی وسچائی میں ترقی ہو سکتی ہے؟ حاشا وکلا''۔

حواله متن: - سبق كاعنوان: ايى ددآپ مصنف كانام: فوقا علم سرسيداحم خان الله

یاق وسباق: اس اقتباس کی تشریح کے لیے بھی پیچھے دیا ہواسیاق وسباق موزوں ہے۔ تشریح: سرسیداحمہ خال الله کا شار اردوادب کے ارکانِ خمسہ میں ہوتا ہے۔ وہ صلح قوم ، نثر نگار اور ماہرِ تعلیم تھے۔سبق اپنی مدد آپ ان کا اصلاحی مضمون ہے جس میں اپنی مدد آپ کے تحت انفرادی اور تو می زندگی سنوار نے کی اہمیت کواجا گر کیا گیا ہے۔

زیرتشرت نشر پارے میں مصنف کہتے ہیں کہ انسان اپنے ماحول کا پروردہ ہوتا ہے۔ جیسے ماحول میں وہ ہوش سنجالتا ہے۔ ویساہی اس کا کر دار بھی تشکیل پاتا ہے۔حضور ہولیا ہوگی کا ارشاد ہے کہ ہر بچہ اللہ ہی کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے والدین اسے عیسائی ، یہودی یا آتش پرست بنالیتے ہیں۔ ماحول کے ان مث اثر ات کے حوالے سے سرسیدا حمد خال اللہ اپنے ہم وطنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے عزیز ہم وطنو! اگر میری رائے تھا رے بزدیک معتبرا ورمقدم ہے تو پھر پوری تن وہی سے قوم کے لیے بچی ہمدردی اور بچی خیرخواہی پیدا کرو۔

سرسید الله بهم وطنوں کونفیحت کرتے ہیں کہتم ایک ایساراستااختیار کروجس پر چل کرتم قوم کے لیے بہتر سے بہتر کام کرسکو۔جس سے شخص چل چلن اور شخصی زندگی میں عمد گی پیدا ہو سکے۔اس طرح تم ایک باوقارا ورمعزز قوم کے افراد کہلواسکو گے۔اس لیے بہترین عمل بیہ ہے کہ حکومت یا بیرونی کوششوں کی بجائے اپنے اندرایسی صلاحیتیں اجا گر کروجوتم سب کے لیے فلاح وتر قی کا ذریعہ بن جائیں۔حضور ہیں میں گاارشادِگرامی ہے:
ہیرونی کوششوں کی بجائے اپنے اندرایسی صلاحیتیں اجا گر کروجوتم سب کے لیے فلاح وتر قی کا ذریعہ بن جائیں۔حضور ہیں میں اولاد کوجو کچھ دیتے ہیں اس میں سب سے بہتر چیز اچھی تعلیم وتربیت ہے۔''

سرسیداحمد خان الفید کا موقف میہ ہے کہ تمھاری اولاد کی بات چیت یا گفتگو کا انداز ،تمھاری وضع قطع سب عجیب وغریب ہیں ،ان پرنظر ثانی کر و۔اس تمام صورت حال پرنظر دوڑاؤاورغور کروکیا زمانے میں بیانداز قابلِ ستائش ہے۔کیااس صورت حال کوملا حظہ کر کے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان بچوں کا چال چلن ، ان کا اخلاق ، ان کی عاد تیں حقیقی اور مثبت فکر کی حامل ہیں؟ کیا بیا ندازِ زیست ان کوتر قی کی راہ پر ڈال سکتا ہیں؟ مجھے ان باتوں سے ناامیدی چھلکتی نظر آتی ہے۔اس طرح ہماری اولا دیں دنیا کی مہذب اور شائستہ قوموں کا مقابلہ کرسکیں گی؟ ہم گرنہ ہم گرنہ ہمیں وہ انداز

اختیار کرناچاہیے جو ہمارے بچوں کے لیے نمونہ بنے اور وہ دنیا کی معزز اور قابل احر ام قوموں میں شار ہوں۔

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

یمال بیرواضح رہے کہ کسی بھی قوم کے مستقبل کا انتھارئی نسل پر ہوتا ہے۔ اگر نئی نسل حالات کے تقاضوں کو سمجھنے کے قابل ہو۔ اپنی صلاحیتوں کا سمجھ استعال کررہی ہو۔ اس کے رجحانات ومیلانات مثبت ہوں تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بیقوم ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہتی ہے لیکن اگر صورت حال اس کے برعکس ہوتو پھر بہتری کی امیر نہیں رکھی جاسکتی۔ سرسٹیڈ المیٹ و کھر ہے تھے کہ برصغیر کے مسلمان اپنی نئی نسل کی صحیح تربیت نہیں کر رہے تو انھوں نے لوگوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کیا کہ اکر آپ چاہتے ہیں کہ ہم زوال کی حالت سے نکلیں تو اپنی اولاد کی تربیت بہتر انداز میں کریں۔ بیوالدین کا مذہبی ، اخلاقی اور ساجی فریضہ ہے۔

حواله متن: - سبق كاعنوان: اپنى مداآپ معنف كانام: سرسيداحدخان الله

سیاق وسباق: اس اقتباس کی تشریح کے لیے بھی پیچھے دیا ہواسیاق وسباق موزوں ہے۔ تقریح کے بیسراچی الاموالد میں انتخاب کی ایران خوص میں مصلح قریب نشد کا اسال

تشرح: سرسیداحدخان الله کا شارار دوادب کے ارکانِ خمسہ میں ہوتا ہے۔ وہ صلح قوم ، نثر نگار اور ماہرِ تعلیم تھے۔ سبق اپنی مدد آپ ان کا اصلاحی مضمون ہے جس میں اپنی مدد آپ کے تحت انفرادی اور قومی زندگی سنوار نے کی اہمیت کوا جا گر کیا گیا ہے۔

> ے بے محنت پیم کوئی جوہر نہیں کھلتا روش شررِ نیشہ سے ہے خانۂ فرہاد

اس خص کے کرداراور مل کا اثر نہ صرف اس کے زمانے پر پڑتا ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی وہ عمدہ مثال بن جاتا ہے۔ آج بھی حالات کچھاسی طرح کے ہیں کہ لوگ ذاتی مفاد کے لیے دوسروں کا نقصان کر دیے ہیں۔ لیکن جولوگ دوسروں کی پروا کے بغیر ہروفت حرکت و ممل میں مصروف رہتے ہیں، ان کی زندگی دوسروں کے لیے عمدہ مثال بن جاتی ہے۔ قو موں اور نسلوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انفرادی سطح پر کی جانے والی کوششیں ہی اجتماعی تی کا سبب بنٹی ہیں اور یہ تعلیم کی عملی صورت ہے۔ جس کی بدولت انسان معزز اور قابل اوب ہوتا ہے۔ مقالاتِ سر شیار میٹھ کا مقصد عام خص کی زندگی میں تبدیلی لانا تھا کیوں کہ لوگ ایک دوسر سے پر انحصار کرنے کو ہی ترقی کا سبب سمجھنے لگے تھے۔ ان حالات میں جو چندلوگ عزت نفس ہونت اور پر ہیزگاری کو اپنا شعار بنائے خاموثی سے اپنا کا م کرتے رہے۔ اگر چہان کی ذاتی زندگی مشکلات اور مصائب میں مبتلار ہی کیکن ان کے کردار کا اثر آنے والی نسلوں پر پڑا اور دوسر سے لوگوں کے لیے وہ عمدہ مثال بن گئے۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

ا قتباس: "میلم وہ علم ہے جوانسان کوانسان بنا تا ہے۔اسی علم ہے مل، چال چلن، تعلیم نفس کثی شخصی خوبی، تو می مضبوطی، قومی عزت حاصل ہوتی ہے۔ یہی علم وہ علم ہے کہ جوانسان کواپنے فرائض ادا کرنے اور دوسروں کے حقوق محفوظ رکھنے اور زندگی کے کاروبار کرنے اور اپنی عاقبت کے سنوار نے کے لائق بنادیتا ہے۔اس تعلیم کو آدمی صرف کتابوں سے نہیں سکے سکتا اور نہ یہ تعلیم کسی درجے کی علمی تخصیل سے حاصل ہوتی ہے۔مشاہدہ آدمی کی زندگی کو درست اور اس کے علم کو باعمل، یعنی اس کے برتاؤمیں کردیتا ہے۔علم کے بنسبت عمل اور سوائح عمری کی بنسبت عمل اور سوائح عمری کی بنسبت عمل اور شابل اوب بناتا ہے۔"

عمدہ حال چلن آدمی کو زیادہ ترمعزز اور قابل اوب بناتا ہے۔"

عمدہ حیال پین ا دی توزیادہ مرسفز راور قابل ادب بنا تا ہے۔ حوالہ متن: مسبق کا عنوان: اپنی مدرآپ

مصنف كانام: سرسيداحد خان الله

سیاق وسباق: اس اقتباس کی تشریح کے لیے بھی پیچھے دیا ہواسیاق وسباق موزوں ہے۔

تشریخ: سرسیداحد خان الله کا شارار دوادب کے ارکانِ خمسہ میں ہوتا ہے۔ وہ صلح قوم، نثر نگاراور ماہرِ تعلیم تھے۔ سبق اپنی مدد آپ ان کا اصلاحی مضمون ہے جس میں اپنی مدد آپ کے تحت انفرادی اور قومی زندگی سنوار نے کی اہمیت کواجا گر کیا گیا ہے۔

سرسیداحمد خال الله نوم میں پیدا ہونے والی بنیادی بُرائیوں کی نشان دہی کرتے ہیں بلکہ اُن کا قابلِ عمل حل بھی تجویز فرماتے ہیں تاکہ ان خامیوں اور بُرائیوں کو جڑسے اُ کھاڑا جاسکے۔ اُن کے نزدیک ایک شخص کا ذاتی چال چلن نہ صرف اُس کی اپنی زندگی اور اُس سے براو راست یا بالواسطہ دوسرے افراد کوشد پدطور پرمتاثر کرتا ہے بلکہ سارے کا سارامعاشرہ اُس کے مثبت یا منفی اثر ات قبول کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کے نزدیک شخصی چال چلن سے مراوزندگی کے معاملات سے متعلق ہمارارویہ اور سوچ ہے جن کے مطابق ہم اپنے افعال واعمال سرانجام دیتے ہیں۔ ہیں۔ یہ وہ اندرونی جذبہ ہے جن سے ہمارے ظاہری افعال اور رویے براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔

شخصی چال چکن ہی وہ بنیادی اور حقیقی علم ہے جو کہ انسان کو انسانیت کی معراج تک پہنچا تا ہے۔ ہرانسانی عمل ، اسی علم کے تابع ہوا کرتا ہے۔ بیلم تعلیم کے بنیادی مقاصد یعنی اپنی اچھائیوں کو اُبھار تا اور برائیوں پر قابو پانے میں ممدومعاون ثابت ہوتا ہے۔ یہی علم انسانی خواہشات کے بےلگام گھوڑے کو نہ صرف لگام ڈالتا ہے بلکہ اُسے ایک حدسے متجاوز بھی نہیں ہونے دیتا ہے۔

عمل سے انسان میں وہ بنیادی جو ہراورخوتی بیدا ہوتی ہے جو کہ دوسری خوبیوں اوراچھائیوں کی بنیاد ثابت ہوتی ہے۔ اس علم سے انفرادی اوراجتماعی طور پرقومی مضبوطی مل میں آتی ہے جس کے نتیجہ میں ایک قوم عالمی برادری میں دوسری قوموں کے نزدیک قابلِ احر ام اور قابلِ

تعظیم ٹھبرتی ہے۔اسی علم سےانسان نہ صرف اپنے حقوق وفرائض میں بجاطور پرتوازن کوقائم کریا تا ہے۔ بلکہ اسی علم کےثمرات کے نتیجہ میں وہ اپنی دنیاوی اور ابدی زندگی میں بھی کامیاب و کامران ٹھبرتا ہے۔ بیشعور اور علم انسان صرف کتابوں سے نہیں سیھ سکتا اور نہ ہی مروجہ علوم کے دنیاوی ادارے بیٹلم سکھا سکتے ہیں بلکہ پیٹلم مضبوط قوت مشاہدہ سے حاصل ہوتا ہے۔

ایک انسان دوسر سے انسان کی خصوصیات کومدِ نظر رکھ کراپے عمل اور برتاؤ میں اصلاح اور بہتری لاسکتا ہے۔مشاہدہ ہی انسان کو درست اور غلط میں تمیز سکھا تا ہے اور اس کے عمل کومر بوط اور متوازن بنا تا ہے۔ لہذاعلم کی نسبت عمل میں وہ قوت موجود ہے جونہ صرف افراد کی اصلاح کرتی ہے بلکہ پورے کے پورے معاشرے کو صحیح ڈگر پر ڈالنے اور عالمی برادری میں ایک معزز اور قابلِ احتر ام مقام دلانے کی قوت اور طافت بھی رکھتا ہے۔ چنال چہ افراد اور اقوام کی ترتی اور تنزلی میں علم سے زیادہ اُن کے انفرادی اور اجتماع عمل کو دخل حاصل ہے۔

کورس تو لفظ ہی سکھاتے ہیں آدی، آدی بناتے ہیں

كثير الانتخابي سوالات

سبق "این مددآب" کے مصنف کانام ہے: -1 (C) سرسيداحمدخال (C) (A) احمدند يم قاسى (B) ابن انشا سبق این مدرآب الیا گیاہے: -2 (A) مقالات سرسيد الشياح بلداوّل سے 🗕 🗕 مقالات سرسین^{داه می}جلد دوم سے (B) سرسيد المليجلدسوم سے (C) مقالات سرسيد شعبجلد پنجم سے (D) سرسيداحدخال عدالمعيدا موت: £1827 (C) +1817 (B) £1807 (A) ,1837 (D) جس قوم میں اپنی مدرآپ کرنے کا جذبہ تم ہوجائے وہ دوسری قوموں کے زدیک ہوجاتی ہے: -4 (B) مال دار (C) بعرت (B) (A) عنت دار قوم مجموعہ ہے: (A) شخصی حالتوں کا (B) قومی حالتوں کا مجموعی حالتوں کا (C) مجموعی حالتوں کا (D) -5 حكوتي حالتوں كا جيبا مجموعةوم كي حال چلن كاموتا إلى كمناسب حال موتى إ: -6 (C) سلطنت (B) گورنمنٹ (A) رعايا بإدشاءت (D) بیرونی کوشش سے برائیوں کوختم کرنے سے وہ کسی نئی صورت میں ہوجاتی ہیں: (A) پيرا (B) ختم (C) تيز (D) برباد: انسان کی قونمی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کے بیخیال ہیں کہ: (بورڈ2016ء) -8 (C) سالار ملے (B) رہبر ملے (D) بادشاه ملے

		4, 1994			: ح	دولت کی پرستش انسان کو بنادیتی	-9
فقير	(D)	حقير	(C)	غربيب	(B)	(A) ایر	
				**		دوسرول پر جروسابر باد کرتاہے:	-10
گنا ہوں کو	(D)	نيكيول كو	(C)	انسان کو	(B)	(A) انسان کی برائیوں کو	
		(بورد 2017ء)				وليم ڈرا گن رہنے والاتھا:	-11
فن ليندُ كا	(D)	سكاك لينذكا	(C)	نيوزى لينذكا	(B)	(A) آئرلینڈکا	
				ه استقلال اور:	<u> دا ذریعہ ہے</u>	ولیم ڈرا گن کے بقول کامیا بی کابر	-12
لگن	(D)	محنت	(C)	علم	(B)	(A) دولت	
						آ دمی کومعز زاور قابلِ ادب بنا تا۔	-13
عمده حپال چلن	(D)	محنت	(C)	علم	(B)	(A) دولت	
						قوم کی سچی کرو:	-14
تعريف	(D)	بيرن ب	(C)	המננט	(B)	(A) الإنت	
						قوت کی پرستش کا نتیجه نکلتا ہے:	-15
غریب بنادیتی ہے	(D)	امیر بنادیتی ہے	(C)	حقیر بنادیتی ہے	(B)	(A) طاقت وربنادی ہے	
						دست کاری کی نمانش ہوتی تھی:	-16
ولايت	(D)	وبلن .	(C)	نيوزى لينبر	(B)	(A) كاك لينڈ مان نا	
					سل کی:	ایکنسل نے عمارت بنائی دوسری	-17
استقامت	(D)	برج برج	(C)	محنت سے		(A) دولت سے	
*	100	(بورۇ 2022ء)	, ,			سرسید کےمطابق کون ساعمل انسار	-18
اعلیٰ اخلاق			(C)			(A) اپنی مددآپ	
	(2)		.(•)	1	(2)	یانی آجاتا ہے	-19
درياميں	(D)	نهرميں	(C)	ينه ال مين	(R)	پي ۱۰ با ۲۰ م (A) دوده مين	-13
رري ٿي	(D)	0. A	(0)			ره) جابل وخراب وناتر بیت یا فته رعایا	00
J.,•	(D)	G 7	(0)				-20
ظالم	(D)			اکھڑ			
						"فداان کی مدد کرتاہے جوآپا	21
محاورہ	(D)	ضرب المثل ہے	(C)	مقولہ ہے	(B)	(A) کہاوت ہے	
	16					ۇ بىن مىن نمائش تقى:	-22
وست کاری کی	(D)	ا بني مددآپ کي	(C)	سأتنسكي	(B)	(A) خطاطی کی	2.25
				20	* -		

							مک ومک ہے:	سان کی اصلی ج	1 -23
ہے کوئی نہیں])ان میں۔	پ ((ا پی مددآ	(C)	برت	ė (B)	ت	19 (A)
							ت عمرہ قوت ہے	سان میں نہایہ	1 _24
ہے کوئی نہیں])ان میں۔	پ ((ا پنی مدد آ	(C)	برت	(B)	ت	19 (A)
		(2014,	(بورۇ15				لمق مس صنف_	بی مددآ پ کا ^{تع}	1 -25
]) خطبه	0)	سوانح	(C)	ضمون	(B)	بیتی .	A) آپ)
(پوردٔ2018ء)						رج	ایک آ زموده۔	'اپنی مددآپ'	_26
]) مقول	0)	~ J.	(C)	ظريه		C		
/ :	ایک شخص میں اپنی مدد کرنے کا جوش بنیاد ہے:								
تی تی	(A) عزت کی (B) ترقی کی (C) دولت کی (A) محکرانی کی								
سرسیداحمدخان الله فوت ہوئے:								-28	
+1908 (D) +1898 (C) +1888 (B) +1878 (A)) '	
جوابات									
Α.	-5	Ċ	-4	В.	-3	C	-2	С	-1
В	-10	C	-9	> A .	-8	A	-7	В	-6
В	-15	В	-14	D	-13	, O	-12	Α	-11
В	-20	В	-19	В	-18.	В	-17	C	-16
В	-25	В	24	Α	23	D	-22	В	-21
				С	-28	В	-27	D	-26

 $\triangle \triangle \triangle \triangle \triangle \triangle$